www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۲۲	دوزخ اور اسکے مختلف نام	النَّار - جَهَنَّم - جَحِيم - سَقَر - سَعِير - هَاوِيَة - غَيّ - حُطَمَة (۸)
۲۳	دوزخ کے فرشتے	خَزَنَة - زَبَانِيَة - مَالِك (۳)
۲۴	دوست	قَرِين - رَفِيق - صَدِيق اور صَدِيقَة - وَلِي اور مَوَالِي - خَلِيل - حَمِيم - وَلِيجَة - بِطَانَة - خَذُول - اخدان (۱۰)
۲۵	دھتکارنا	زَجَر - خَسَأ - دَحَر (۳)
۲۶	دھندلانا	اِبْيَضَّ - اِنْكَدَر - عَمِيَ اور غُمَّة (۴)
۲۷	دھواں	دُخَان - نُحَاس - يَحْمُوم (۳)
۲۸	دھوپ	شَمْس - ضُحَى - حَرّ - حَرُور (۴)
۲۹	دھوکہ دینا	غَرَّ - خَدَع - خَانَ - خَذَلَ - رَاغَ - خَتَرَ (۶)
	دھونا	دیکھیے "نہانا دھونا"
۳۰	دیکھنا	رَاٰى - نَظَرَ - بَصُرَ اور بَصَّرَ - اٰنَسَ - رَاٰرَ (۵)
۳۱	دیکھنا (کیفیتِ نظر)	شَخَصَ - لَمَحَ - هَطَعَ - عَشَا - اَغْمَضَ - زَاغَ - بَرِقَ (۷)
۳۲	دکھلانا	اَرَاٰى اور اَرَى - بَصَّرَ - تَبَرَّجَ (۳)
۳۳	دین	دِين - شَرِيعَة - مِلَّة (۳)
۳۴	دینا	اٰتَى - اَعْطَى - اَثَابَ - اَدَّاءً - دِيَةً - وَهَبَ - رَفَدَ - دَفَعَ اِلٰى - هَدِيَّة - نِحْلَة (۱۰)
۳۵	دیوار	جِدَار - سَدّ - رَدْم - سُور - بُنْيَان (۵)
۳۶	دیوانہ - دیوانگی	مَجْنُون - خَبَطَ - مَفْتُون - سُعُر (۴)
		ڈ
۱	ڈالنا	اَلْقَى - سَلَكَ - نَبَذَ - قَذَفَ - اَفْرَغَ - اَوْقَعَ (۶)

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۲	ڈبونا	اَغْرَقَ - صَبَغَ (۲)
۳	ڈرنا	خَافَ - خَشِيَ - خَشَعَ - اِتَّقَى - رَاعَ - حِذْر - اَوْجَسَ - وَجَفَ - وَجَلَ - رَهَبَ - رَعَبَ - اَشْفَقَ (۱۲)
۴	ڈرانا	خَوَّفَ - حَذَّرَ - اَرْهَبَ - اَنْذَرَ - اَوْعَدَ (۵)
۵	ڈول	دَلْو - ذَنُوب (۲)
۶	ڈھال	جُنَّة - عُرْضَة (۲)
۷	ڈھانکنا	جَنَّ - غَشِيَ - اَغْشٰى وغیرہ - اَرْهَقَ (۳)
۸	ڈھلنا	زَالَ - دَلَكَ (۲)
۹	ڈھونڈنا	طَلَبَ - اِبْتَغَا - تَجَسَّسَ - اِلْتَمَسَ - جَاسَ - بَعْثَرَ - تَحَرّٰى (۸)
۱۰	ڈھیر ڈھیر لگانا	دیکھیے "وافر، بہت"
		ذ
	ذائقہ	دیکھیے "مزا"
۱	ذبح کرنا	ذَبَحَ - ذَكّٰى - نَحَرَ (۳)
۲	ذریعہ	سَبَب - وَسِيلَة (۲)
۳	ذلت	ذِلَّة - صَغَار - هُون - خِزْي (۴)
۴	ذلیل	اَذِلَّة - مَهِين - صَاغِر - دَاخِر - اَرَاذِل - اَسْفَل - خَاسِئ (۷)
۵	ذلیل کرنا	اَذَلَّ - اَهَانَ - اَخْزٰى - فَضَحَ - اِزْدَرٰى - كَبَتَ (۶)
۶	ذمہ داری	ذِمَّة - نَحْب (۲)
		ر
۱	رات	لَيْل - بَيَات (۲)
۲	رات کے کام	بَاتَ - بَيَّتَ - اَسْرٰى - طَرَقَ - نَفَشَ - هَجَدَ (۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو کلمہ ذم ہے اور مذمت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ (۱۶/۳۰) — اور پرہیز گاروں کا گھر کیا خوب ہے؛

۲۔ خَیْر: ہر وہ چیز جو سب کو مرغوب ہو۔ مثلاً عدل، فضل، عقل اور مال و دولت کو بھی خیر کہتے ہیں (م۔ا) اس کی ضد شر ہے۔ قرآن میں ہے:

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ (۱۰۰/۸) — اور وہ انسان تو مال و دولت سے سخت محبت کرنے والا ہے۔

یعنی خیر سے مراد ہر بھلی بات یا نیک کام ہوتا ہے اور اس کی جمع خیرات ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ (۳/۱۱۴) — وہ خدا اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں پر لپکتے ہیں۔

خیر کا لفظ صرف بھلی بات یا بھلے کام پر ہی استعمال نہیں ہوتا بلکہ بھلے آدمیوں یا چیزوں پر بھی ہوتا ہے اور ایمان کے لیے بھی اس صورت میں خیر سے جمع اخیار آتی ہے۔ مثلاً:

اِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ (۳۸/۴۷) — وہ ہمارے نزدیک منتخب اور نیک لوگوں میں سے تھے۔

گویا خیر کا لفظ کسی بھلی بات یا کام یا آدمی کے لیے استعمال ہوتا ہے اور نِعْمَ کسی بھلی چیز کو دیکھنے سے خوش ہونے پر بولا جاتا ہے۔ درج ذیل آیت اس بات کی وضاحت کر رہی ہے:

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ (۱۶/۳۰) — آخرت کا گھر تو بہت ہی اچھا ہے۔ اور پرہیزگاروں کا گھر کیا ہی خوب ہے۔

۳۔ حَسَن: بمعنی خوش کن اور پسندیدہ چیز (مف) اور اس کی ضد سَاءَ ہے۔ پھر یہ لفظ ظاہری خوبصورتی اور چہرے کے نکھار کے لیے بھی مستعمل ہے۔ جیسے فرمایا:

فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ (۵۵/۷۰) — ان (جنت کے باغوں میں) نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں ہیں۔

اس صورت میں اس کی ضد قَبِيْح ہے۔ علاوہ ازیں یہ لفظ اخلاق کی عمدگی کو ظاہر کرنے کے لیے بھی معنوی طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا:

وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (۴/۶۹) — اور ان لوگوں کی رفاقت کیا ہی خوب ہے۔

۴۔ اَمْثَل اور مُثْلٰی۔ مَثَل کے معنی تصویر کا آنکھوں کے سامنے ہونا (مف) اور اَمْثَل کے معنی مثالی، بےنظیر، آئیڈیل۔ بہترین (م۔ا) جیسے قرآن میں ہے:

اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً (۲۰/۱۰۴) — اس وقت سب سے اچھی راہ والا (یعنی عاقل و ہوشمند) کہے گا۔ (جالندھری)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي (۲۰/۴۱) اور (اے موسیٰؑ!) بنایا میں نے تجھ کو خاص اپنے لیے۔

۴۔ اِتَّخَذَ: اخذ بمعنی پکڑنا، لینا، کسی چیز کو حاصل کرنا۔ احاطہ میں لینا اور اِتَّخَذَ دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو کر جَعَلَ کے جاری مجری ہوتا ہے۔ (مف) اس میں نہ ترتیب کو کچھ دخل ہوتا ہے نہ تخلیق کو۔ اور اس میں استمرار پایا جاتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا (۱۲/۲۱) اور مصر میں جس شخص نے یوسفؑ کو خریدا، اپنی بیوی سے کہنے لگا اس کو عزت واکرام سے رکھو کچھ عجب نہیں کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنا لیں۔

ماحصل: (۱) جَعَلَ، کا لفظ عام ہے۔ ہر موقع پر استعمال ہو سکتا ہے۔
(۲) بَنٰى: عمارت وغیرہ بنانا۔
(۳) صَنَعَ: کسی چیز کو فنی مہارت سے بنانا۔
(۴) اِتَّخَذَ: دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو کر بنانا کے معنی دیتا ہے اور اس میں استمرار پایا جاتا ہے۔

۴۸۔ بند کرنا۔ ہونا

کے لیے غَلَّقَ، وَصَدَ، قَصَرَ اور قَبَضَ کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ غَلَّقَ: غَلَقَ بمعنی بند کر دینا اور اس کی ضد فَكَّ بمعنی رہا کرانا یا چھڑانا ہے (م۔ل) اور غَلَق بمعنی قفل یا تالا کے ہیں (منجد) اور غَلَّقَ الباب کے معنی دروازہ کو مضبوطی سے بند کرنا، چٹخنی وغیرہ لگانا یا مقفل کرنا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ (۱۲/۲۳) اور اس عورت (زلیخا) نے دروازے بند کر لیے اور کہنے لگی یوسف جلدی آؤ۔

۲۔ وَصَدَ: وَصَدَ اس طرح بند کرنے کو کہتے ہیں کہ بند شدہ چیز سے کچھ باہر نہ نکل سکے۔ ابن فارس کے الفاظ الوصد ختم شَيْءٍ اِلٰى شَيْءٍ (م ل) اور اَوْصَدْتُ الْقِدْرَ کے معنی ہانڈی پر ڈھکنا دینا تاکہ بھاپ نہ نکل سکے۔ (م۔ل) اور اَوْصَدْتُ الْبَابَ۔ دروازہ بند کرنا۔ لیکن اس کا اطلاق اس وقت ہوگا جب کوئی دوسری کھڑکی یا دروازہ یا روشندان وغیرہ کھلا نہ ہو۔ قرآن میں ہے:

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ (۹۰/۲۰) یہ لوگ آگ میں بند کر دیے جائیں گے۔

۳۔ قَصَرَ: بنیادی طور پر دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (۱) کسی چیز کا اپنی انتہا اور ہدف تک نہ پہنچنا (۲) حبس یعنی بند ہونا (م۔ل)۔ یہاں دوسرا معنی زیر بحث ہے۔ کہتے ہیں قَصَرَ فِي بَيْتِهٖ: اپنے گھر میں محبوس یا بند ہو گیا۔ چنانچہ قرآن میں ہے:

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ (۵۵/۷۲) حوریں ہیں رکی رہنے والی خیموں میں (عثمانیؒ)

۴۔ قَبَضَ: کے معنی کسی چیز کو مٹھی میں بند کرنا اور قبضۃ مٹھی کو کہتے ہیں (مف) لہٰذا قبض پکڑنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت سے واضح ہے:

فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَکُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِکُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَۃٌ اُخْرٰی لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ (۴/۱۰۲)	جب وُہ سجدہ کر چکیں تم سے پرے ہو جائیں پھر دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی (ان کی جگہ) آئے اور تمہارے ساتھ نماز ادا کرے۔

ماحصل: (۱) بَعْدَ: ظرف زمانی (ضد قَبْل بمعنی پہلے) زمانہ یا وقت کے لحاظ پیچھے۔

(۲) اَدْبَار: ظرف زمانی متصل (ضد قُبُل) بمعنی فوراً بعد۔

(۳) خَلْف: ظرف زمانی اور مکانی۔ ضد بین یدین (زمانی کی صورت میں بین یدی یا ایدی کے معنی اس وقت کے موجود لوگ۔ اور مکانی کی صورت میں سامنے۔)

(۴) وَرَآء: خود ذوی الاضداد سے ہے۔ بمعنی آگے یا پیچھے۔ اِس طرف یا اُس طرف۔ اِدھر یا اُدھر۔ اِس پار یا اُس پار۔ اس کے علاوہ۔

۴۸ــــــ پیچھے آنا

کے لیے خَلَفَ اور خِلْفَۃً، اَرْدَفَ اور تَلّٰی (تلو) کے الفاظ استعمال ہُوئے ہیں۔

۱۔ خَلَفَ: سَلَفَ کی ضد ہے اور ظرف زمانی کے طور پر آتا ہے۔ بمعنی بعد میں آنا۔ قائم مقام ہونا۔ جانشین ہونا (منجد) اور خَلْفٌ عموماً نالائق اور نااہل جانشین کے لیے آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (۱۹/۶۰)	پھر اُن کے بعد چند ناخلف ان کے جانشین ہوئے۔ جنھوں نے نماز کو (چھوڑ دیا گویا اسے) کھو دیا۔ اور خواہشاتِ نفسانی کے پیچھے لگ گئے۔ سو عنقریب اُن کو گمراہی (کی سزا) ملے گی۔

اور خِلْفَۃً کے معنی دو چیزوں کا ایک دوسرے کے پیچھے آنا جانا۔ پہلا دوسرے کے پیچھے، دوسرا پہلے کے پیچھے۔ یکے بعد دیگرے آتے جاتے رہنا۔ (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً (۲۵/۶۲)	اور وُہی تو ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے (جانے) والا بنایا۔

۲۔ اَرْدَفَ: رَدِفَ بمعنی کسی کے پیچھے سوار ہونا اور رِدْفٌ ایک سوار کے پیچھے دوسرے سوار کو کہتے ہیں (منجد) ایک چیز کے بعد اسی طرح کی دوسری چیز کا آنا۔ اور اَرْدَفَ بمعنی ایک چیز کے بعد اسی طرح کی چیز کا لگاتار بھیجنا۔ تانتا باندھنا۔ (ردیف مشہور لفظ ہے) ارشادِ باری ہے:

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ	جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا (۱۹/۸۶)	اور ہم گنہگاروں کو جہنم کی طرف پیاسے ہانک لے جائیں گے۔

۲- حَرَّكَ: حَرَكَ بمعنی ہلنا، حرکت کرنا اور حَرَّكَ بمعنی کسی چیز کو ہلانا، حرکت دینا۔ حرکت دے کر آگے بڑھانا یا چلانا۔ ارشادِ باری ہے:

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ (۷۵/۱۶)	اور (اے محمدؐ! وحی کے پڑھنے کے لیے) اپنی زبان نہ چلایا کرو کہ اس کو جلد یاد کرلو۔

۳- اَزْجٰی: آہستہ آہستہ ہانکنا۔ نرمی سے چلانا اور مُزْجٰی بمعنی کمزور (منجد) ارشادِ باری ہے:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ (۲۴/۴۳)	کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی بادلوں کو چلاتا ہے پھر اُن کو آپس میں ملا دیتا ہے۔

۴- سَلَكَ: (۱) معین راستہ پر چلنا اور چلانا۔ لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

(۲) کسی چیز کا دوسری میں نفوذ کرنا یا آر پار ہونا (م۔ل) پرونا۔ بدھنا۔

اس لفظ کا راستہ سے خاص تعلق ہے۔ قرآن میں ہے:

اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا (۲۰/۵۳)	اور وُہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے لیے راستے چلائے۔

۵- سَيَّرَ: سَارَ بمعنی چلنا پھرنا۔ سیر کرنا۔ سفر کرنا۔ اور سَيَّرَ بمعنی چلانا۔ سفر کرانا۔ سفر پر روانہ کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (۱۰/۲۲)	وہی تو ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر میں سفر کراتا ہے۔

۶- اَسْرٰی: سَرٰی يَسْرِيْ بمعنی رات کو چلنا۔ اور اَسْرٰی بمعنی رات کو چلانا۔ سیر کرانا۔ سفر کرانا۔ قرآن میں ہے:

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ۔ (۱۱/۸۱)	(اے لوط) کچھ رات رہے سے اپنے گھر والوں کو لے کر چل دو۔

اور دوسرے مقام پر ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا۔ (۱۷/۱)	پاک ہے وُہ ذات جو ایک رات اپنے بندے کو لے گیا۔

ماحصل:

(۱) سَاقَ ۔ پیچھے سے چلانا۔	(۴) سَلَكَ ، راستہ پر چلانا یا راہ چلنا۔
(۲) حَرَّكَ : حرکت دے کر چلانا۔ ہلانا	(۵) سَيَّرَ : سیر کرانا۔ چلانا۔
(۳) اَزْجٰی : دھیرے دھیرے چلانا۔	(۶) اَسْرٰی ، رات کو چلانا۔ سیر کرانا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ــــــ ڈول

کے لیے دَلْو اور ذَنُوب کے الفاظ آئے ہیں؛

۱۔ دَلْو: کنویں سے پانی نکالنے کا برتن۔ ڈول۔ بالٹی وغیرہ (بشرطیکہ وہ پانی سے خالی ہو (ف ل ۔۳۲)
قرآن میں ہے:

وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ (۱۲/۱۹) — اور ایک قافلہ آیا۔ انہوں نے اپنا پانی لانے والا آدمی کنویں پر بھیجا۔ اس نے اپنا ڈول (کنویں میں) لٹکایا۔

۲۔ ذَنُوب: پانی نکالنے کا برتن۔ ڈول یا بالٹی وغیرہ جبکہ وہ پانی سے بھرا ہوا ہو (فل ۲۱) ارشادِ باری ہے:

فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ (۵۱/۵۹) — سو ان ظالموں کا بھی ڈول بھر چکا ہے جیسا کہ ان کے ساتھیوں کا بھرا ہوا تھا۔

یعنی اخلاقی لحاظ سے یہ ظالم بھی اسی پستی میں پہنچ چکے ہیں اور ان کی بقاء کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے جیسا ان جیسے دوسرے ظالموں کا ہوا تھا۔

ماحصل: ڈول اگر پانی سے بھرا ہوا ہو تو ذَنُوب ہے۔ اگر اس میں کچھ تھوڑا بہت پانی ہو تو سِجَل ہے اور اگر بالکل خالی ہو تو دَلْو ہے۔

۶ــــــ ڈھال

کے لیے جُنَّة اور عُرْضَة کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ جُنَّة: ڈھال۔ وہ معروف ہتھیار جو دشمن کے حملہ سے بچاؤ کے لیے اس کے وار کے سامنے کر کے وار کو روکا اور اپنے آپ کو بچایا جاتا ہے۔ اس کا استعمال مادی اور معنوی دونوں صورتوں میں ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اِتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللهِ (۵۸/۱۶) — انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا اور (لوگوں کو) اللہ کے رستے سے روک دیا۔

۲۔ عُرْضَة: عَرَضَ بمعنی پیش کرنا۔ اور عُرْضَة ہر وہ چیز ہے جو سامنے کر کے اپنا بچاؤ کیا جا سکے خواہ یہ ڈھال ہو یا کوئی دوسری چیز (م ۔ ق) اور عُرْضَة بمعنی نشانہ۔ کہتے ہیں ھُوَ عُرْضَةٌ لِلنَّاسِ وہ لوگوں کے طعن و تشنیع کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ ھُوَ عُرْضَةٌ لِلْکَلَامِ۔ وہ اعتراضات کا نشانہ ہے (منجد) گویا عرضۃ، جُنَّة سے زیادہ وسیع مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَجْعَلُوا اللهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ (۲/۲۲۴) — اور اللہ تعالیٰ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ط

۱۔ طاقت

کے لیے طَاقَة (طوق) قُوَّة (قو) مِرَّة (مر) رُکْن، مَحَل کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ طَاقَة : معروف لفظ ہے اور اس کا استعمال عام ہے۔ بمعنی ہمت، سکت جو کسی کام کے لیے درکار ہو (مف) (POWER)۔ ارشادِ باری ہے:

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ (۲/۲۸۶) — اے ہمارے پروردگار! جتنا بوجھ ہم میں اٹھانے کی طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔

۲۔ قُوَّة : زور۔ استعداد اور صلاحیت جو کسی چیز کے اندر پائی جائے (FORCE) (مف) ضد ضعف (مف) قرآن میں ہے:

اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ (۲۸/۷۶) — اس (قارون کے خزانے) کی چابیاں ایک طاقتور جماعت بمشکل اٹھاتی تھی۔

۳۔ مِرَّة : (مرّ) بمعنی (۱) گزرنا (۲) تلخ ہونا اور (۳) بمعنی مضبوطی سے بٹنا۔ اور مِرَّة بمعنی شدت۔ کسی چیز کی دائمی حالت۔ طاقت۔ مضبوطی۔ (منجد) شدت اور عزم (ق۔ ج) اور ذومرۃ محاورہ ہے یعنی مضبوط اور طاقتور۔ توانا۔ بڑا زور آور۔ اور مَرِیْر بمعنی بٹی ہوئی رسّی (مف) ارشاد باری ہے:

عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰی (۵۳/۶) — ان (رسول اکرمؐ) کو نہایت قوت والے (جبرئیلؑ) نے سکھایا جو بڑا زور آور ہے۔ پھر وہ پورا نظر آیا۔

۴۔ رُکْن : کسی چیز کا رکن اس کی قوی تر جانب ہے (م۔ ل) اور بمعنی ستون۔ قلعہ اور بل بوتا استعمال ہوتا ہے ارشادِ باری ہے:

قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ (۱۱/۸۰) — (لوط نے) کہا اے کاش! مجھ میں تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا کسی مضبوط قلعے میں پناہ پکڑ سکتا۔

۵۔ مَحَل : بمعنی کسی کے خلاف قوت اور سختی کے ساتھ بُری تدبیر کرنا (مف۔ منجد) گویا مَحَل کے معنی میں قُوَّة اور حِیْلَة دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ یعنی کسی شخص پر حیلہ و تدبیر سے گرفت شدید کرتے جانا۔ اور مَحَل بمعنی دھوکا۔ مکر۔ عناد۔ شدت۔ قحط۔ سخت بھوک (منجد) ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱- حَرَثَ : بمعنی زمین میں ہل چلا کر اس میں بیج بونا اور کھیتی باڑی کے لیے تیار کرنا (مف) اور مِحْرَث (ج محارث) بمعنی زمین جوتنے کے اوزار ہل وغیرہ (م-ق) لیکن بعض دفعہ کھیتی کو بھی حَرْث کہہ دیا جاتا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

اَنِ اغْدُوْا عَلٰی حَرْثِکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صَارِمِیْنَ (۶۸/۲۲) اگر تمہیں کاٹنا ہے تو اپنی کھیتی پر سویرے ہی جا پہنچو۔

۲- زَرَعَ : کے اصل معنی اِنبات یا اگانا ہے۔ اور اس (زمین) میں بیج ڈال کر اس کو پانی سے سیراب کرنا اور مناسب دیکھ بھال کرنا بھی شامل ہے۔ اس کو اگانے کی نسبت مجازاً انسان کی طرف ہوتی ہے کیونکہ وہ دیکھ بھال کے فرائض سرانجام دیتا ہے ورنہ حقیقت میں کھیتی اگانا تو اللہ ہی کا کام ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ۔ (۵۶/۶۳-۶۴) بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم بوتے ہو تو کیا تم اسے اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں؛

ماحصل: (۱) حَرَثَ بمعنی ہل جوتنا اور بیج بونا (۲) زَرَعَ : بمعنی بیج بونے کے بعد اسے سیراب کرنا اور مناسب دیکھ بھال کرنا۔

۱۴۱ ——— کھینچنا

کے لیے مَدَّ، جَرَّ، اِضْطَرَّ، سَلَخَ، نَزَعَ اور سَفَعَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱- مَدَّ : بمعنی کسی چیز کو کھینچ کر لمبا یا دراز کرنا اور پھیلا دینا (مف) اس طرح کہ اتصال قائم رہے (م-ل) اور مدّت بمعنی زمانہ کی لمبائی۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ (۷/۲۰۲) اور ان (کفار) کے بھائی انھیں گمراہی میں کھینچے جاتے ہیں پھر اس میں کوتاہی نہیں کرتے۔

اور مَدَّدَ تاکید مزید کے طور پر آتا ہے جیسے فرمایا: فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ (۱۰۴/۹) لمبے لمبے ستونوں میں۔

۲- جَرَّ : بمعنی کھینچنا اور گھسیٹنا (م-ل) زمین پر کھینچنا۔ اور جَیْشٌ جَرَّارٌ بمعنی بہت بڑا لشکر جو وسیع رقبے میں پھیلا ہوا آگے کو بڑھتا ہے جیسے کھچا چلا آ رہا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗ اِلَیْهِ (۷/۱۵۰) اور موسیٰؑ نے اپنے بھائی کا سر پکڑ لیا اور اسے اپنی طرف کھینچنے لگا۔

۳- اِضْطَرَّ : کسی کو جبراً کسی کام کی طرف کھینچنا۔ مجبور و بے بس کر کے کام پر کھینچ لانا (م-ل) ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ کَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ (۲/۱۲۶) اور جو کوئی کفر کرے تو میں اسے تھوڑا سا فائدہ (دنیوی زندگی میں) دوں گا۔ پھر اسے آگ کے عذاب کی طرف کھینچوں گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچو (۶۲/۴) رسول بنا کر بھیجا ہے) جو ابھی مسلمان ہو کر ان سے جا نہیں ملے۔

۳- وَلِیَ اور وَلِیَ یَلِی وَلْیًا بمعنی قریب و نزدیک ہونا۔ متصل ہونا۔ بغیر فاصلہ کے پیچھے پیچھے جانا (منجد) نزدیک ہونے کی وجہ سے ملا ہوا ہونا۔ یہ لفظ زمانی اور مکانی دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور یہ قُرب بلحاظ نسب ہوتا ہے۔ یا بلحاظ دین اور دوستی (مف) مکانی کی مثال یہ ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ (۹/۱۲۳) اے ایمان والو! اپنے نزدیک کے (رہنے والے) کافروں سے جنگ کرو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے ساتھ والے کافروں سے جنگ کرو۔ پھر اگر وہ مسلمان ہو جائیں یا اطاعت قبول کر لیں تو پھر ان کے ساتھ والوں سے اور پھر ان کے ساتھ رہنے والوں سے اور زمانی کی مثال غالباً قرآن میں نہیں۔ البتہ رسولِ اکرمؐ کے درج ذیل ارشاد سے واضح ہے:

خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ۔ سب سے بہتر میرا زمانہ ہے۔ پھر ان کا جو اُن سے ملنے والے ہیں۔ پھر ان کا جو ان سے ملنے والے ہیں!

اور اس سے مراد رسول اکرمؐ کا زمانہ، پھر صحابہؓ کا اور پھر تابعین کا زمانہ ہے۔

۴- اَصْنٰی (النخل) بمعنی کھجور کے دو درختوں کا ایک جڑ سے پیدا ہونا (م-ل) اور صِنْو اس گہری جگہ کو بھی کہتے ہیں جو دو پہاڑوں کے درمیان ہو اور جہاں دونوں کا پانی بہتا ہو اور ایک جڑ سے دو یا زیادہ کھجوریں پیدا ہوں تو ہر ایک دوسرے کی صنو ہے۔ اسی طرح حقیقی بھائی بھی ایک دوسرے کے صنو ہیں (م-ق) ارشادِ باری ہے:

وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ (۱۳/۴) اور کھجوریں جڑ ملی اور بن ملی جو ایک ہی پانی سے سیراب ہوتی ہیں۔

۵- اِخْتَلَطَ: کئی مختلف اشیاء کا آپس میں رَل مِل جانا (خلط کی ضد خلَصَ ہے م-ل) خلط ملط ہونا۔ ارشادِ باری ہے:

كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ (۱۸/۴۵) بارش کی طرح جسے ہم نے آسمان سے اتارا۔ پھر اس پانی کے ساتھ زمین سے ملا جلا سبزہ نکلا۔

۶- تَجَاوَرَ، جار بمعنی ہم سایہ۔ پڑوسی اور جَاوَرَ اور تَجَاوَرَ بمعنی فاصلہ کی نزدیکی کی بنا پر متصل ہونا۔ قرب و جوار میں ہونا۔ ایک دوسرے کے پڑوس میں رہنا (منجد) پاس پاس ہونا۔ پڑوس میں ہونا۔ قرآن میں ہے:

وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ (۱۳/۴) اور زمین میں کھیت ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے۔

۷- رَتَقَ، بمعنی دو چیزوں یا کئی چیزوں کا مِل کر جُڑ جانا اور چپیدہ ہونا (مف منجد) اور رَتْقَاء اس عورت کو کہتے ہیں۔ جس کی شرمگاہ کے دونوں کنارے اس طرح جُڑ جائیں کہ اس سے ہمبستری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قافلہ وہاں سے گزرا۔ پانی دیکھ کر وہاں سکونت کے لیے حضرت ہاجرہ سے اجازت چاہی تو انہوں نے دے دی۔ انہوں نے ہی یہ بستی آباد کی۔ اسی شہر میں کعبہ ہے جو سطح زمین پر سب سے پہلے خدا کی عبادت کے لیے بنایا گیا تھا۔ طوفانِ نوح کے بعد اسے حضرت ابراہیمؑ نے دوبارہ تعمیر کیا۔ بعد ازاں متعدد بار اس میں وسعت اور نئی تعمیر ہو چکی ہے۔ اسی محترم گھر کی وجہ سے یہ بستی مرکزی شہر کی حیثیت اختیار کر گئی اور امّ القریٰ (۶/۹۲) کے نام سے موسوم ہوئی۔ نبیٔ خاتمؐ اسی شہر میں مبعوث ہوئے۔ مناسک حج بھی اسی شہر یا اس کے مضافات سے وابستہ ہیں۔ ارشاد باری ہے ؛

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ (۳/۹۶)	پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت کے) لیے بنایا گیا وہ وہی ہے جو مکہ میں ہے۔

۲- مَدِيْنَه اور يَثْرِب، رسول اللہ کے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے سے پیشتر اس شہر یا بستی کا نام یثرب تھا۔ اور یہ نام اس لیے پڑ گیا تھا کہ یہاں کی آب و ہوا ناخوشگوار، گندی اور مضر صحت تھی۔ قرآن میں ہے ؛

يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ (۳۳/۱۳)	اے یثرب والو! تمہارا کوئی ٹھکانا نہیں!

ہجرت کے بعد صحابہؓ بھی یہاں آکر بیمار ہو گئے اور انہیں پانی لاگ ہو گیا۔ تو رسول اللہ نے دعا کی کہ "یا اللہ! اس شہر کو مکہ سے (دگنی) برکت دے اور یہاں امن قائم کر!" اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ آب و ہوا صحابہؓ کرام کی طبیعتوں کے موافق ہو گئی۔ نیز بعد میں وہاں طاعون، ہیضہ یا کسی دوسری بیماری کی وبا نہیں پڑی۔

ہجرت کے بعد اس بستی کی آبادی میں اضافہ ہوا اور اس کا نام مدینۃ النبیؐ پڑ گیا۔ یعنی نبی کا شہر۔ مدینہ بمعنی شہر (ج مدائن) قرآن کریم میں متعدد بار استعمال ہوا ہے۔ لیکن ہجرت کے بعد لفظِ مدینہ سے صرف مدینۃ النبیؐ مراد لیا جانے لگا۔ قرآن میں ہے ؛

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ (۳۳/۶۰)	اگر منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے اور مدینہ میں سنسنی خیز خبریں اڑانے والے باز نہ آئے تو .....

اس آیت میں مدینہ سے مراد یہی مدینۃ النبیؐ ہے جو بعد مدینہ منورہ کے نام سے مشہور ہوا۔

۲- مِصْر: بمعنی شہر (ج مُصُوْر اور اَمْصَار) اور اس سے مراد عموماً ایسا شہر ہوتا ہے جس کی حد بندی کر دی گئی ہو۔ اور قرآن میں یہ لفظ ان معنوں میں کئی مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اور مصر جب معرفہ کے طور پر آئے تو اس سے مراد ملک مصر ہے جو افریقہ کے شمال میں واقع ہے۔ قدیم تہذیب اور علمی ترقی کے لحاظ سے مشہور ترین ملک ہے۔ یہاں کا بت ابوالہول اور اہرام عجائباتِ دنیا میں شمار ہوتے ہیں۔ یوسفؑ اسی ملک میں آکر فروخت ہوئے اور بالآخر بادشاہ بنے۔ اپنے خاندان کو بلایا۔ اسی ملک میں حضرت موسیٰؑ کو فرعون سے سابقہ پیش آیا۔ اور آپ بنو اسرائیل کو یہاں سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ